



محدث فتویٰ
ISLAMIC
RESEARCH
COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے خاوند نے مجھے کہا، جاؤ میں تجھے طلاق دیتا ہوں، دوں کیا؟ یعنی طلاق کے الفاظ زبان سے نکلنے کے فوراً بعد ہی کہہ دیا کہ، دوں کیا؟، بعد میں ان کا کہنا تھا کہ طلاق دینے کی ان کی نیت نہیں تھی، صرف سبقت لسانی سے یہ الفاظ زبان سے نکل گئے ہیں، اب ہمارے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

مسلمان ایک ذمہ دار اور دانش مند انسان ہوتا ہے اور بلا سوجے سمجھے زبان سے کوئی لفظ نہیں نکالتا، یہ ایک انتہائی بیوقوفی ہے کہ غصے میں آکر فوراً طلاق دے ڈالی، حالانکہ سمجھانے کے اور بھی متعدد طریقے ہیں۔

، صریح الفاظ میں نیت کی ضرورت نہیں ہوتی، بغیر نیت کے بھی طلاق پڑ جاتی ہے

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق کا لفظ کہہ دے تو ”طلاق“ کہنے میں اس کی نیت کا کوئی اعتبار نہیں کیونکہ لفظ طلاق زوجین کے درمیان جدائی کیلئے استعمال کیا جانے والا واضح اور صریح لفظ (ہے، لہذا اس لفظ کو شوہر طلاق کی نیت کے بغیر بھی زبان سے ادا کر دے تو طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ سنن ابوداؤد و شریعت ج ۱ ص ۲۹۸ میں حدیث پاک ہے (حدیث نمبر: ۸۷۵۵)

”عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاث جدین جدوہ لسن جد النکاح والطلاق والرجع۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ہیں جن کو سنجیدگی سے ادا کرنا سنجیدگی ہے اور مذاق و دل لگی سے ادا کرنا بھی سنجیدگی ہے (۱) نکاح (۲) طلاق (۳) رجعت۔

صورتِ مسئلہ میں آپ کو ایک طلاق رجعی ہو چکی ہے، جس میں آپ کے خاوند کو رجوع کا حق حاصل ہے، اور اب آپ کے خاوند کے پاس دو چانس باقی ہیں۔ لہذا آگے احتیاط سے چلنا ہوگا اور ذمہ داری کا ثبوت دینا ہوگا۔

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

قرآن و حدیث کی روشنی میں احکام و مسائل

جلد 01